Palwasha   اسلامیات   27-5-2024

1st Assignment

سوال۱۔ اسلام سے کیا مراد ہے؟ اسلام کی نمایاں خصوصیات بیان کریں۔

ج۔ اسلام:۔

اسلام عربی زبان کے لفظ "سلام" سے نکلا ہے جسکے معنی امن و سلامتی ہے۔ اسلام سے مراد اللہ تعالیٰ کی مرضی کے لیے اپنے آپ کو، اپنی ذات اور اپنی خواہشات کو چھوڑ دینا اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے آگے جھک جانا۔

⇐ اپنی رضا مندی کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے امن حاصل کرنا اسلام کہلاتا ہے۔

⇐ اللہ تعالیٰ اور نبی پاکؐ کے بتائے ہوئے طریقوں اور ہدایات کو قبول کر لینا اور انہی ہدایات کے مطابق زندگی گزارنا اسلام کہلاتا ہے۔

⇐ اپنی خواہشات اور رضا کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ماننا اور پورے خلوص دل اور صاف نیت کے ساتھ ان احکامات پر چلنا اور زندگی گزارنا اور اللہ تعالیٰ کے ہی فرمانبردار رہنا اسلام ہے۔

حضورؐ نے اسلام کے متعلق فرمایا کہ:

اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمدؐ اللہ کے رسول ہے اور تم نماز قائم کرو، روزہ رکھو اور زکوٰۃ دو۔

⇐ اسلام اللہ کی حاکمیت کی بنیاد پر ایک مکمل ضابطہ زندگی ہے۔ اسلام کسی ایسے مذہب کا نام نہیں ہے جو انسان کی نجی اور انفرادی زندگی کی اصلاح کا داعی ہو اور جسکا کل سرمایہ کچھ عبادات اور چند اذکار ہو۔ بلکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اسلام اللہ کے حقوق کے ساتھ ساتھ حقوق العباد پر بھی زور دیتا ہے۔ اسلام والدین کے حقوق سے لے کر ہمسائیوں اور رشتہ داروں کے حقوق کی بھی

تاکید کرتا ہے اور حتیٰ کہ اسلام معاشرے اور ریاست کے حقوق پر بھی زور دیتا ہے۔
اسلام اللہ اور اسکے نبی کی ہدایت کی روشنی میں زندگی کے تمام شعبوں کی تعمیر کرتا ہے۔

اسلام انفرادی زندگی، اجتماعی زندگی، معاشی زندگی، ملکی زندگی اور سیاسی زندگی کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی میں بھی رہنمائی اور ہدایات فراہم کرتا ہے۔
اسلام روحانی اور مادی زندگی میں بھی ہدایت کا ذریعہ ہے۔
=> اسلام کسی پیچیدہ اور مشکل دین کا نام نہیں بلکہ اسلام ایک نہایت سادہ اور آسان دین ہے جس سے انسان مستفید ہو کر اپنی پوری زندگی کو پرسکون اور خوبصورت بنا سکتا ہے
=> اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ اسلام کے بارے میں کسی انسان پر کوئی زبردستی نہیں۔ ~~اسلا~~

اسلام کی نمایاں خصوصیات:-

1- توحید کا جداگانہ تصور:-

توحید اسلام کے مرکزی اہمیت کا حامل ہے۔ توحید کلمے کا پہلا جزو ہے۔ اور توحید اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کرتا ہے۔
توحید کا تصور سورہ اخلاص میں دیا گیا ہے۔
توحید اسلام کا پہلا سبق ہے۔ مولانا شبلی نعمانی اپنی کتاب سیرت النبیؐ میں کہتے ہیں کہ اسلام ایک عظیم الشان قلعے کی مانند ہے اور اس قلعے میں داخل ہونے کا دروازہ توحید ہے۔
قرآن پاک میں سب سے زیادہ آیات توحید ہی کے سلسلے میں نازل ہوئی ہے اس لیے کہ اسلام جن عقائد و افکار کی بنیاد پر نظام زندگی کی تعمیر کرنا چاہتا ہے اس کی حقیقی روح توحید ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ ؛ آیت ۱۶۳ میں فرماتا ہے:
تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے اس رحمٰن و رحیم کے سوا کوئی عبادت کے

رازق ہیں۔

2- رسالت:- رسالت کے لفظی معنی ہیں پیغام، پیغام پہنچانا۔

رسالت علم کا دوسرا جزو ہے۔ اور ختمِ نبوت پر ایمان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جتنے بھی پیغمبر بھیجے ان سب پیغمبروں نے زندگی گزارنے کے طریقے بتائیں۔ پیغمبروں نے اپنی تعلیمات سے لوگوں کو وہ ساری باتیں سکھائی جو زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہوتی ہیں۔
پیغمبر ہمارے لیے استاد بن کر آئیں اور پیغمبروں نے اپنی ذات سے ہمیں قوانین بھی دیئے۔ پیغمبر کی ذات ہمارے لیے قانون کا درجہ ہے۔
سورۃ النجم کی آیت نمبر 53 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبی خود سے کوئی بات نہیں کرتا وہ لوگوں کو اللہ کا پیغام دیتا ہے۔
اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے لیے نبی کو دیکھنا اور ان کی پیروی کرنا بہت ضروری ہے
اسلام ایک عملی دین کا نام ہے کیونکہ پیغمبر نے سارے طریقے خود کرکے بتائیے۔
رسول صرف اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک نہیں پہنچاتا بلکہ وہ اللہ کے احکام پر خود عمل کرکے دکھاتا ہے۔ لوگوں کی سیرت کی تعمیر کرتا ہے۔ رسالت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ اسلام سے شروع ہوا اور حضرت محمدؐ پر ختم ہوگیا۔ حضورؐ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔
اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء آیت نمبر 63 میں فرمایا:
اور ہم نے کوئی بھی رسول نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے حکم سے اس کی پیروی کی جائے۔
اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورۃ النساء آیت نمبر 80 میں فرمایا کہ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے گویا اللہ کی اطاعت کی۔

3- اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے:-

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے کیونکہ اسلام ہمیں زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔
اسلام انفرادی زندگی میں رہنمائی اور ہدایات فراہم کرتا ہے جیسے کہ اسلام بچے کی پیدائش اور اس کی پرورش کے حوالے سے رہنمائی دیتا ہے۔ بچوں کے اچھے کردار بنانے کے لیے اسلام اعلیٰ تعلیمات فراہم کرتا ہے۔

اسلام تعلیم حاصل کرنے پر بھی زور دیتا ہے۔ اسلام میں ہر مسلمان پر تعلیم حاصل کرنا فرض کیا گیا ہے۔
نبی پاک ؐ نے تعلیم کے حوالے سے فرمایا:
تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔
اس کے علاوہ آپ ؐ نے فرمایا کہ:
تعلیم حاصل کرو چاہیے اس کے لیے تمہیں چین جانا پڑے۔
آپ ؐ کے اس فرمان سے اندازہ ہوتا ہے کہ تعلیم حاصل کرنا مسلمان کے لیے کتنا زیادہ ضروری ہے۔

3.1۔ ذریعہ معاش:۔

اسلام ہمیں ذریعہ معاش کے حوالے سے بھی تعلیمات فراہم کرتا ہے۔ اسلام میں حلال طریقے سے روزی کمانا بھی عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ اگر ہم حلال طریقے سے کماتے ہیں تو یہ بھی اللہ کی عبادت ہے۔ ایک حدیث میں کہا گیا ہے کہ جو شخص والدین کے لیے محنت کرتا ہے وہ اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے۔ اور جو شخص اہل و عیال کے لیے کام کرتا ہے وہ بھی اللہ کے لیے کام کرتا ہے۔

3.2۔ خاندانی زندگی کے بارے میں رہنمائی:۔

اسلام خاندانی زندگی کے بارے میں بھی ہدایات اور تعلیمات فراہم کرتا ہے۔ اسلام نے والدین کے حقوق، میاں بیوی کے حقوق، اولاد کے حقوق، ~~ہمسا~~ ہمسایوں کے حقوق اور رشتہ داروں کے حقوق مقرر کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ اسلام نے ان حقوق کو پورا کرنا فرض قرار دیا ہے۔ اسلام نے خاندان اور معاشرے سے الگ تھلگ رہنے کو پسند نہیں کیا۔
حدیث میں ارشاد فرمایا کہ مل جل کر رہو۔ ایک دوسرے سے مت کٹو، دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرو، مشکلات پیدا نہ کرو۔
اسلام نہ تو فرد کو نظر انداز کرتا ہے اور نہ سماج کو۔ وہ ان دونوں میں توازن قائم کر کے ہر ایک کو اسکا حق دلواتا ہے۔

3.3 - اجتماعی زندگی میں ہدایت :-

اسلام نے اجتماعی زندگی کے حوالے سے بھی رہنمائی دی ہے۔ ہم نے اپنے معاشرے میں کیسے رہنا ہے اور معاشرے میں اپنا اچھا کردار ادا کرنے کے حوالے سے اسلام تمام انسانوں کی رہنمائی کرتا ہے اور اسلام اجتماعی زندگی میں مکمل ہدایت دیتا ہے۔ یہ اسلام کی امتیازی خصوصیت ہے کہ اسلام ~~اجتما~~ اجتماعیت اور انفرادیت کے درمیان بڑا توازن قائم رکھتا ہے اسلام ~~اجتماعی~~ اجتماعی ذمہ داری کا احساس پیدا کرتا ہے۔ اسلام تمام افراد کو سماج کی شکل میں منظم کرتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ وہ معاشرے کی بھلائی کے لیے کام

3.4 - سیاسی نظام میں رہنمائی :-

اسلام سیاسی نظام کے بارے میں بھی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ کل اللہ تعالیٰ خالق کائنات ہے اور بادشاہ قبل ہے اور اللہ تعالیٰ کسی کو ایک ریاست کا بادشاہ بناتا ہے یہ ریاست کا بادشاہ زمین پر اللہ تعالیٰ کا نائب ہوتا ہے جس کے لیے قرآن پاک میں ہدایت واضح کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ریاست میں بادشاہی دے دیں تو وہ نماز کا نظام قائم کریں گے، زکوٰۃ کا نظام قائم کریں گے اور اچھے کاموں کا حکم دیں گے اور برے کاموں سے روکیں گے۔

اگر اللہ تعالیٰ کسی شخص کو حکومت دیں تو اس کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پاسداری کریں اور مخلوق خدا کا تحفظ کریں

3.5 - انصاف کا نظام :-

اسلام میں انصاف کا ایک خاص نظام قائم ہے۔ اسلام انصاف کے حوالے سے بتاتا ہے کہ اسلام میں انصاف کا نظام ~~گھریلو~~ گھریلو زندگی، معاشرتی زندگی اور ملکی زندگی میں ایک جیسی اہمیت کا حامل ہے۔ اسلام میں اگر دو لوگوں کے درمیان کوئی لڑائی ہو جائے اور ایک انسان دوسرے انسان کو قتل کر دیں تو مقتول کے رشتہ داروں کو اس قتل کا بدلہ لینے کی اجازت ہے البتہ اگر مقتول کو معافی مل جائے اور معاملے کو امن کے ساتھ حل کیا جائے تو یہ عمل اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ عمل ہے۔ اسی طرح حضرت محمدؐ نے فرمایا کہ: اگر میری بیٹی فاطمہ کو بھی چوری کرتے ہوئے دیکھا جائے تو اُس کے بھی ہاتھ

کاٹ دیئے جائیں۔

3.6۔ انتظامی نظام میں رہنمائی:۔

اسلام نے انتظامی نظام میں بھی واضح ہدایات دی ہے۔ اسلام ہدایات دیتا ہے کہ اپنے ظاہری اور چھپے ہوئے کاموں میں ~~ڈرتا رہو کیونکہ~~ اللہ سے ڈرو کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے تمام اعمال کو دیکھ رہا ہے۔ اسلام یہ بھی تعلیم دیتا ہے کہ اپنی آخرت کی فکر کرو اور اللہ تعالیٰ کو ہر کام میں اول رکھو اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اسی طرح اسلام ریاست کے رہنماؤں کو حکم دیتا ہے کہ اپنے ہر کام میں اپنے ساتھیوں کو اپنے بچوں کی طرح رکھو اور اپنے آپ کو اس طرح کا رہنما بناؤ کہ لوگوں کے لیے آپ کی رہنمائی ایک مثال بن جائے کیونکہ رہنما کو دیکھ کر ہی لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں۔ رہنما اور حکمران کو یہ حکم دیا گیا کہ رعایا کے لیے آسانیاں پیدا کرو اور ان کے درمیان انصاف قائم کرو۔

3.7۔ معاشی نظام میں راہنمائی:۔

اسلام میں معاشی نظام میں جو حقیقی ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ جیساکہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 284 میں فرمایا گیا ہے۔ اللہ ہی کے لیے ہیں جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ اسلام میں امیر اور غریب دونوں کے لیے دولت کمانے کا یکساں حق ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا پروردگار ہی ہے جس نے تمہارے فائدے کے لیے پیدا کیا جو کچھ زمین میں ہے سارے کا سارا۔

اسی طرح اسلام حلال ذرائع سے کمانے کا حکم دیا ہے۔ اسلام میں سود کی بھی ممانعت ہے جیسے کہ فرمایا گیا اے ایمان والوں سود نہ کھاؤ۔

3.8۔ بین الاقوامی معاملات کا نظام:۔

اسلام میں بین الاقوامی معاہدوں کا احترام کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے اور پڑوسی ممالک کے ساتھ دیانت داری کا سبق دیا گیا ہے اور بین الاقوامی سطح پر اسلام نے امن و سلامتی قائم کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ اور انصاف کے تقاضوں میں رہ کر دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات برقرار رکھنے کی تلقین کی گئی ہے اور دوسرے ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات اور دوستی بنائے رکھنے کو پسند

کیا گیا ہے۔

4۔ اسلام انسانیت کو فروغ دیتا ہے۔

اسلام انسانیت کو فروغ دیتا ہے اسلام انسانیت کے بارے میں کہتا ہے کہ مومنوں میں سب سے کامل ایمان والا وہ ہے جو اخلاق اور کردار کے اعلیٰ درجوں پر قائم ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

ہلاکت ہے اُس شخص کے لیے جو دوسروں کی غیبت کرتا ہے۔

اسلام کسی پر الزام لگانے سے سختی سے منع کرتا ہے اسلام کہتا ہے کہ اگر کسی کے کردار کا پتہ نہ ہو تو اس پر جھوٹا الزام نہ لگاؤ۔

4.1۔ حقوق العباد پر زور۔

اسلام میں حقوق العباد کو پورے کرنے پر بہت زور دیا گیا ہے۔ کیونکہ حقوق العباد کا پورا کرنا انسانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ آخرت میں انسانوں سے حقوق العباد کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ حقوق العباد کے ساتھ ساتھ اسلام میں جانوروں کے حقوق پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔ اسلام جانوروں کے حقوق کے بارے میں بھی تعلیمات دیتا ہے۔ رسول پاک ﷺ نے جانوروں کے ساتھ ظلم و زیادتی کی بھی ممانعت کی ہے۔ آپ ﷺ نے ایک شخص کو ڈانٹا تھا کیونکہ اس شخص نے اپنے اونٹ کو پیاسا رکھا تھا۔ اسی طرح پیغمبر نے ایک عورت کو جہنمی کہا کیونکہ اس نے ایک بلی کو مارا تھا۔

حقوق العباد اور جانوروں کے حقوق کے بارے میں آپ ﷺ کے ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ حقوق العباد اور جانوروں کے حقوق پورے کرنا اسلام میں کتنا ضروری ہے۔

4.2۔ ماحولیاتی تحفظ کے لیے کام کرنا۔

ماحولیاتی تحفظ کے لیے پیغمبر نے 1400 سال پہلے فرمایا تھا سرسبز درخت لگانا بھی صدقہ جاریہ ہے اور نبی پاک ﷺ نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر آپ حالتِ جنگ میں بھی ہیں تب بھی سرسبز درخت نہ کاٹیں۔

پیغمبر نے ایک اور جگہ فرمایا کہ اگر آپ بہتے دریا کے کنارے بھی بیٹھے ہیں تب بھی پانی کا ایک قطرہ ضائع نہ کرو۔

آپ نے صفائی کو نصف ایمان کہا ہے اور اسلام میں ماحولیاتی صفائی بھی اتنی ہی ضروری ہے جتنی انسان کے جسم اور دل کی۔

4.3۔ طبعی سہولیات کی فراہمی:۔

اسلام میں طبعی سہولیات کی فراہمی کو بہت بڑا درجہ دیا گیا ہے۔ سورۃ المائدہ آیت نمبر 32 میں اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ جس نے ایک انسان کی جان بچائی اُس نے پوری انسانیت کو بچایا۔ اللہ تعالیٰ اُس انسان سے بھی ناراضگی کا اظہار کرتا ہے جو کبھی کسی بیمار کی عیادت کے لیے نہیں جاتا۔

حضورؐ نے فرمایا: مریض کی عیادت کرو۔

اسلام میں مریض کو تسلی دینا اور مریض کے لیے دوا اور علاج کا بندوبست کرنا ایک نہایت پسندیدہ عمل ہے۔ اور مریض کی عیادت اور خدمت کے بہت زیادہ فائدے ہیں۔

4.4۔ صدقہ جاریہ کی اہمیت:۔

اسلام کی ایک نمایاں خوبی صدقہ جاریہ کی اہمیت ہے صدقہ جاریہ سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی انسان کوئی ایسی نیکی یا کوئی ایسا عمل کرے جس سے دوسرے لوگوں کو اور دھرتی کے جانوروں اور ماحول کو بھی ہمیشہ فائدہ ملتا رہے اور لوگوں کے لیے وہ عمل فائدہ مند ہو چاہے وہ شخص زندہ ہو یا اس دنیا میں نہ ہو تو اسے صدقہ جاریہ کہا جاتا ہے۔

ڈاکٹر وسیع اللہ رہنی کہتا ہے اسلام کی نمایاں خوبی میں سے ہے کہ اسلام میں کوئی ایسی عبادت نہیں جو مرنے کے بعد بھی انسان کو فائدہ پہنچائے سوائے صدقہ جاریہ کے۔

رسول اللہؐ نے صدقہ جاریہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ:

جو شخص مرنے کے بعد وراثت میں قرآن مجید چھوڑ گیا، کوئی مسجد بنا گیا، یا مسافروں کے لیے کوئی مسافر خانہ بنا گیا، یا کوئی نہر جاری کیا یا زندگی اور صحت و تندرستی کی حالت میں اپنے مال سے کوئی صدقہ نکال گیا تو اس کا ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اسے ملتا رہے گا۔

5- اسلام میں دین و دنیا کی وحدت:-

اسلامی نظام کی ایک خوبی یہ ہے کہ اسلام نے دین اور دنیا کی علیحدگی کو ختم کر دیا ہے اکثر لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کا واحد راستہ دنیا سے کنارہ کشی کرنا ہے لیکن اسلام اس خیال کو غلط ثابت کرتا ہے۔ اسلام اپنے پیروکاروں کو یہ بتاتا ہے کہ دنیا کی زندگی بھی اتنی ہی ضروری ہے جتنی اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حمد و ثناء ضروری ہے اس بارے میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ:

اسلام میں ترکِ دنیا کا کوئی مقام نہیں

حضور ﷺ نے اسی بارے میں ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ:

میں تو سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، عائلی زندگی بھی گزارتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اہل و عیال کا تم پر حق ہے، تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے ہر حق اس کے حق دار کو ادا کرو۔

اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا کہ:

جو شخص اپنی ذات کو فقر و فاقہ سے بچانے کے لیے کام کرتا ہے وہ بھی اللہ کی عبادت کرتا ہے۔

اسلام نے دوسرے مذاہب سے الگ تصور دیا ہے اور فرمایا گیا:

"اور دنیا سے اپنا حصہ لینا نظر انداز نہ کرو" (القصص ۷۷)

اسلام بتاتا ہے کہ دنیاوی زندگی اور اخروی زندگی دونوں کی اصلاح ضروری ہے ان میں سے کسی کو بھی ترک نہیں کیا جاسکتا۔

6- اسلامی نظام میں مکمل توازن:-

دنیا کی زندگی میں توازن کا مسئلہ بہت پیچیدہ اور نازک ہوتا ہے انسان میں اتنی محرکات کار فرما ہیں اور یہ محرکات ایک دوسرے سے اس طرح متصادم ہیں کہ انسان ان کے درمیان توازن قائم نہیں کر سکتا۔ لیکن اسلام اس توازن کو قائم کرنے کی تعلیمات دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

ترجمہ: ہم نے اپنے رسول واضح نشانیاں دے کر بھیجے

اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کیا۔ تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔ (الحدید ۲۵)

اسی طرح حضور نے فرمایا:

تمھارے نفس کا تم پر حق ہے۔
تمھاری آنکھوں کا تم پر حق ہے۔ تمھارے اہل و عیال کا تم پر حق ہے۔ تمھارے مہمان کا تم پر حق ہے پر حق اس کے حق دار کو ادا کرو۔ میری ہدایت یہ ہے کہ روزہ بھی رکھو، افطار بھی کرو، نماز بھی پڑھا کرو اور سویا بھی کرو۔

اسی طرح اسلام نے انفرادی اور اجتماعی زندگی کے درمیان بھی خوبصورت ترین توازن قائم کیا ہے اسلام نے وسائل کے استعمال میں کنجوسی اور اسراف دونوں کی ممانعت کرکے معاشی زندگی میں اعتدال کی تلقین کی۔ اور حضور نے یہ ہدایت دی کہ "ہر ایک کام میں اوسط اور درمیانہ درجہ بہت اچھا ہے"

7 - اسلام ایک سادہ، آسان اور عقلی دین ہے:-

اسلام کی تعلیمات سادہ اور قابل عمل ہیں۔ توحید، رسالت اور زندگی بعد الموت اسلام کے بنیادی عقائد ہیں۔
اسلام کی رسوم اور عبادات اس قدر سادہ ہے کہ انہیں ہر انسان سر انجام دے سکتا ہے۔
خدا اور اس کے بندے کے درمیان کسی واسطے کی ضرورت نہیں ہر شخص خدا کی کتاب سے براہ راست استفادہ حاصل کرسکتا ہے۔ اور یہ جان سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے کن باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔
اسلام اندھی، جبری اطاعت کا مطالبہ نہیں کرتا بلکہ اسلام ہر شخص کو غور و فکر کرنے کی تلقین کرتا ہے
قرآن پاک میں کہا گیا ہے کہ:
وہ لوگ جو عقل سے کام نہیں لیتے جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ آنحضرت نے حصول علم کی بڑی تاکید کی ہے آپ نے فرمایا، ہر مسلمان پر حصول

علم فرض ہے۔

8- اسلام ایک عالمگیر دین ہے:-

اسلام کے عالمگیر دین ہونے سے مراد یہ ہے کہ اسلام کسی ایک خاص وقت یا خاص لوگوں کے لیے نہیں آیا بلکہ اسلام تمام انسانوں کی اصلاح اور فلاح و بہبود کے لیے آیا ہے۔ تمام انسان اسلام کی تعلیمات سے مستفید ہو سکتے ہیں اور یہ اسلام ہمیشہ کے لیے رہے گا تا قیامت کیونکہ اسلام کسی خاص ملک کے لیے نہیں آیا۔ اسلام اور قرآن پاک کی حفاظت کرنے کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا ہے۔
قرآن پاک کی تعلیمات تمام انسانوں کے لیے آزادی گئی ہے۔

9- الہامی نظام حیات:-

اسلام کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اسلام ایک ایسا نظام حیات پیش کرتا ہے جو محض عقل انسانی کی کوششوں کا نتیجہ نہیں بلکہ ربانی ہدایت پر مبنی ہے۔ اسلام کسی انسان کے ذہن کی تخلیق نہیں بلکہ اسی خالق کی طرف سے آیا ہے جس نے زمین و آسمان اور خود انسان کو پیدا کیا ہے۔ جو ماضی، حال اور مستقبل سے بخوبی واقف ہے۔
یہ کائنات کوئی اتفاقی حادثہ نہیں بلکہ اس کا ایک خالق ہے جس نے انسان کو یہاں اپنا نائب بنا کر بھیجا ہے اس نے جہاں انسان کی مادی اور جسمانی ضروریات کا سامان پیدا کیا ہے وہیں اس کی روحانی، اخلاقی اور تمدنی ضروریات کی تکمیل کا بھی پورا خیال رکھا ہے۔ اس مقصد کے لیے اللہ تعالیٰ نے بار بار اپنے انبیاء کرام بھیجے۔ قرآن پاک میں اس کو اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان کہا گیا ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مومنین پر احسان کیا ہے کہ ان میں انہی میں سے ایک پیغمبر مبعوث کیا جو انہیں آیات پڑھ کر سناتا ہے ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ (آل عمران 164)

10- ایمان اور نفس کی اصلاح:-

اسلامی نظام کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہ ایمان اور نفس کی اصلاح کرتا ہے اور اسلامی نظریہ حیات کی خصوصیت ایمان ہے۔ ایمان خدا پر، اس کے رسولوں پر اور زندگی بعد موت پر۔ یہی ایمان اس کی فکری اور فلسفیانہ بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو شعور اور ارادہ کی دولت سے نوازا ہے۔

اسلامی نظریہ حیات ~~انسا~~ انسان کے اس شعور اور آزادی کے اعتراف پر مبنی ہے۔ اس لیے اس کا نقطہ آغاز ایمان ہے ایمان سے مراد فکر و نظر اور دل و دماغ کی تبدیلی ہے تاکہ انسان کا زاویہ نگاہ اور سوچ کا انداز بدل جائے اور وہ اپنی پوری زندگی کو خدا کی اطاعت کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے سرگرم ہو جائے۔

11- انفرادیت اور اجتماعیت میں توازن:-

اسلام کی ایک امتیازی خوبی یہ ہے کہ اسلام انفرادیت اور اجتماعیت کے درمیان بڑا توازن قائم رکھتا ہے۔ اسلام ہر انسان کو ذمہ دار ٹھہراتا ہے ان کے بنیادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ ان کی شخصیت کے نشوونما کے مواقع فراہم کرتا ہے اور اس خیال کی شدت سے مخالفت کرتا ہے کہ افراد کی شخصیت اجتماعیت یا ریاست میں گم ہو جانی چاہیے۔

قرآن پاک میں فرمایا گیا کہ:

ترجمہ: اور جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی تو وہ اسے اپنی نگاہوں کے سامنے پائے گا اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی تو وہ اسے بھی دیکھے گا۔ (سورۃ الزلزال)

12- اصلاحی اور انقلابی تحریک:-

اسلامی نظریہ حیات صرف ایک نظری اور فلسفیانہ نظام نہیں ہے جو اسلام قبول کرنے والوں کے صرف ذہنوں میں رہے

بلکہ ایک اصلاحی اور انقلابی تحریک بھی ہے جسکا مطالبہ ہے
کہ اسے دنیا میں رائج کیا جائے اور غلبہ اور اقتدار
خدا کے دین کو حاصل ہو۔
امت مسلمہ کا جو فریضہ بتاتا ہے اس کو قرآن پاک میں
یوں بیان کیا گیا ہے

ترجمہ: تم وہ بہترین امت ہو جو لوگوں کی اصلاح
کے لیے میدان میں لائی گئی ہے تم نیکی کا حکم دیتے
ہو اور برائیوں سے روکتے ہو۔ (آل عمران - ۱۱۰)

13 - اسلام ذہنی اور قلبی سکون کا ایک ذریعہ:-

اسلام ذہنی اور قلبی سکون کا ذریعہ ہے کیونکہ اسلام صرف ایک
مذہب نہیں ہے بلکہ اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ
ہے اسلام نیکیوں کو قائم کرنے اور بدی کو روکنے کی
جدوجہد کرتی ہے۔ اور خدا کی زمین سے ظلم، جبر و
تشدد اور فحاشی اور گمراہی کو مٹا کر گلشن حیات
کو اچھائیوں سے بھر دیتی ہے۔ اور ایک ایسا نظام دیتی
ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے الفاظ میں زمین
اپنے خزانے اگل دیتی ہے اور آسمان اپنی اپنی برکتیں
برسانے لگتا ہے
اسی طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت سے دلوں کو سکون
اور نور ملتا ہے۔

14 - مساوات اور برابری:-

اسلام عدل و انصاف کی بنیاد
رکھتا ہے اور تمام انسانوں کو برابری کا درجہ دیتا ہے۔
اسلام ہر معاملے میں مساوات کرنے کی بے حد تلقین
کرتا ہے۔ اسی طرح اسی لیے حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ:

ترجمہ:- کسی کالے کو کسی گورے پر اور کسی گورے کو
کسی کالے پر کوئی برتری حاصل نہیں سوائے
تقویٰ کے۔

اور کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں سوائے اُن کے جو پرہیزگار ہے۔

یعنی کہ برتری کا معیار صرف اور صرف تقویٰ اور پرہیزگاری ہے۔ اسکے علاوہ کسی بھی انسان نسل یا گروہ کو ایک دوسرے پر کوئی فضیلت نہیں۔

15 - اسلام میں رواداری کا فروغ:-

اسلام ایک ایسا دین ہے جو رواداری کا قائل ہے یعنی کہ اسلام کبھی بھی کسی بھی انسان پر زبردستی نہیں کرتا کہ وہ ضرور اسلام کی پیروی کرے بلکہ اسلام نے صحیح اور غلط اچھے اور برے کی پوری تمیز دے دی ہے اور اللہ نے انسان کو عقل دے دیا ہے اب انسان کی اپنی مرضی ہے کہ وہ فلاح کی طرف آئے یا ناکامی کی طرف اُس بات پر کوئی زبردستی نہیں ہے۔

اسی لیے قرآن پاک میں فرمایا گیا ہے کہ:

ترجمہ: دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں